مرثیہ (۱۰)

سکونِ قلبِ رسالتؐ ہے مجلس و ماتم

(۱)

سکونِ قلبِ رسالتؐ ہے مجلس و ماتم
یہ کربلا کی علامت ہے مجلس و ماتم
یہی حسینؑ کی نصرت ہے مجلس و ماتم
ظہورِ حسنِ مودّت ہے مجلس و ماتم
یہ ذکر فاطمہ زہراؑ کے دل کا عنواں ہے
نجات کا اِسی فرشِ عزا پہ ساماں ہے

(۲)

اُلوہیت کی رضا ہیں حسینؑ ابن علیؑ
اصولِ حق پہ فدا ہیں حسینؑ ابن علیؑ
نبیؐ کے دیں کی بقا ہیں حسینؑ ابن علیؑ
فضیلتوں سے سوا ہیں حسینؑ ابن علیؑ
حسینؑ مقصد اسرار حق کی عظمت ہیں
حسینؑ مطلعِ انوار کی شہادت ہیں

www.emarsiya.com

(۳)

حسینیت کے فریضوں میں اعتبار ملے
خدائے پاک سے اِس گھر کو اختیار ملے
ملے یہ جن سے جہاں بھی بہ انکسار ملے
انہیں کے قُرب میں سو (۱۰۰) حسن آشکار ملے

یہ وہ حسینؑ ہیں جو خوگرِ محبت ہیں
یہی تو پیکر اوصافِ آدمیت ہیں

(۴)

ہیں چودہ در تو رخِ مشرقین ہے اسلام
علیؑ و فاطمہؑ کے دل کا چین ہے اسلام
یہی تو لختِ جگر نورِ عین ہے اسلام
علیؑ ہیں نقطۂ با اور حسینؑ ہے اسلام

حسینؑ ابن علیؑ کے عمل سے ایماں ہے
حسینؑ ہی سے جہاں میں قیامِ قرآں ہے

(۵)

نبیؐ کے دیں سے پھرے دشمنِ رسولؐ خدا
بجز حسینؑ، نہیں کوئی بھی اب عقدہ کشا
یزیدِ شوم نے اُس پر ستم کیے برپا
علیؑ کا لال ہزاروں مصیبتوں میں گھرا

بہ غور دیکھیے کتنی عجیب دنیا ہے
نہ حق سے دُور نہ حق سے قریب دنیا ہے

www.emarsiya.com

(۶)

وہی حسینؑ جو ہے دینِ حق کی آب و تاب
علیؑ کا نورِ نظر ہی ہے ظالموں کا جواب
وہ فاطمہؑ و محمدؐ کے دل کا ہے مہتاب
زمانہ آج بھی کہتا ہے اُس کو دیں کی کتاب
کلام پاک کی عظمت کا شاہکار ہے وہ
مصیبتوں میں شریعت کا پاسدار ہے وہ

(۷)

حسینؑ ہی کے عمل کو حُسین کہتے ہیں
انہیں کے سجدے کو ہم مہ جبین کہتے ہیں
انہیں کو دین نبیؐ کا امین کہتے ہیں
حسینیت کو خدا کا یقین کہتے ہیں
انہی کے دم سے بچا لا الٰہ الاّ اللہ
ہے مسجدوں کی صدا لا الٰہ الاّ اللہ

(۸)

حسینؑ مظہر آیات و خلقِ پیغمبرؐ
حسینؑ مصدرِ عرفان و صاحب منبر
حسینؑ تیسرے گلزارِ شہر علم کا در
حسینؑ رحم کا خوگر یزید بانیٔ شر
یہ دو تضاد ہیں جو ایک ہو نہیں سکتے
خدا پرست یہ انصاف کھو نہیں سکتے

www.emarsiya.com

(۹)

ہر ایک دشمنِ ایماں سے دور دور ہے علم
قیام شان امامت میں باشعور ہے علم
حصولِ صبر و رضا میں حصارِ نور ہے علم
خود علمِ غیب کے پردوں میں بے قصور ہے علم
حسینؑ حکمِ الٰہی کے اختیار میں ہے
حسینؑ خون کی بارش کے آبشار میں ہے

(۱۰)

سمجھ میں کچھ نہیں آتا کدھر گیا احساس
یہ کیا ہوا کہ زمانے سے مر گیا احساس
یزیدیت کی جفاؤں سے ڈر گیا احساس
حسینؑ ابن علیؑ سے مکر گیا احساس
کہیں نہ حسنِ وفا ہے نہ چین باقی ہے
زمانہ جان لے راہِ حسینؑ باقی ہے

(۱۱)

یہ انتخاب نظر حسنِ انتخاب ہے وقت
عزا کے لمحوں کے ہمراہ انقلاب ہے وقت
حسینیت میں جو گذرے وہ لاجواب ہے وقت
اسی صدائے حسینی سے کامیاب ہے وقت
یہ اہلِ علم کے ہر سر پہ تاج رکھتا ہے
یہ وقت دینِ محمدؐ کی لاج رکھتا ہے

www.emarsiya.com

(۱۲)

ضرر پرست عمل سے ہیں بے خبر اعمال
یزید والوں کے ابتک ہیں بے اثر اعمال
کثیرِ ظرف ہوں یا پھر ہوں مختصر اعمال
ہیں کربلا کی زمیں پر بہ کرّ و فر اعمال
نتیجہ دیکھئے اک امتحان گاہ ہے یہ
بہ طرزِ حُر ہی مقدر کی شاہراہ ہے یہ

(۱۳)

پہاڑ پر جو نظر کی تو وہ بھی پست ملے
سمندروں کی تہوں میں ضرر پرست ملے
زمین پر جنہیں دیکھا وہ تنگ دست ملے
علیؑ کے چاہنے والے ہمیشہ مست ملے
بلند و پست خیالوں کی کیسی پستی ہے
ہزار رنگ کی دنیا عجیب بستی ہے

(۱۴)

علیؑ کا ذکر وفا روحِ پاک کی ہے غذا
علیؑ کا نہج بلاغت ہے ہر مرض کی دوا
سکون ملتا نہیں ہے کسی کو اسکے سوا
کلامِ حق میں ہیں ان کی فضیلتیں اعلیٰ
علیؑ کا تذکرہ حق ذوالاحترام ہوا
علیؑ کو جس نے پکارا وہ شاد کام ہوا

www.emarsiya.com

(۱۵)

صدائے صلِ علیٰ سے ہے مرثیہ کی بہار
ہے آج چاروں طرف پھر علیؑ علیؑ کی پکار
بہارِ صحن چمن میں درود کی ہے پھوار
علیؑ کے ذکر سے ہر سو ہوا ہے خوشبودار
میں جھوم جھوم کے پڑھتا ہوں دل لگائے ہوئے
سبھی کو حسنِ تکلم ہے گدگدائے ہوئے

(۱۶)

پلاتے رہتے ہیں جھک جھک کے ساقیِ کوثر
مزا خمار کا کہتا ہے فاتحِ خیبر
غدیر خم کا تکلم ہے زینتِ منبر
علیؑ کا نام ہے خندق کی جنگ میں حیدرؑ
ہیں سرفرازِ عمل سب اِسی وراثت سے
سبھی کے رشتے جڑے ہیں اِسی امامت سے

(۱۷)

وفا سے دشمن آلِ نبیؐ گریزاں ہے
زمانے بھر کی جبھی آفتوں سے حیراں ہے
نہ کوئی پاس ہے رہبر نہ کوئی عنواں ہے
اِسی لئے تو تزلزل نشاں مسلماں ہے
حسینیت سے پھرے گا تو بچ نہ پائے گا
بڑھی جو ظلم کی دہشت کدھر کو جائے گا

www.emarsiya.com

(۱۸)

حسین ابن علیؑ کے ہے دم قدم سے بہار
چمن چمن گلِ فردوس پر ہے سولہ سنگھار
علیؑ کے لال کی عظمت پہ کیسے آئے بہار
فقیہ کرب و بلا کی جزا پہ دل ہے نثار
ملک بھی حر کے مقدر کو چوم جاتے ہیں
جو دیکھتے ہیں فرشتے وہ جھوم جاتے ہیں

(۱۹)

جو غفلتوں میں پڑے ہیں اُنہیں جگا ساقی
غدیرِ خم کی ولا آ کے گھول جا ساقی
ہمیں ہے تیری محبت کا آسرا ساقی
شرابِ الفتِ انسانیت پلا ساقی
ہم اپنے ساقیٔ کوثر سے بار بار ملیں
لگے نہ روک کہیں پر وہ اختیار ملیں

(۲۰)

زباں پہ میری تسلسل سے ہیں بہتّر نام
انہی کے ناموں سے خلوت میں ملتا ہے آرام
یہ اور بات ہے رن میں سبھی ہیں تشنہ کام
نہ جانے کتنے ہیں اِن میں حسینؑ کے گلفام
رسولؐ خلد سے تکتے ہیں ان نگینوں کو
علیؑ بھی دیکھ رہے ہیں انہیں حسینیوں کو

www.emarsiya.com

(۲۱)

یہی تو حق ہے کہ ذاتِ علیؑ حقیقت ہے
نبی کے دیں کے لئے یہ خدا کی رحمت ہے
علیؑ کے اسم مبارک میں معنویت ہے
علیؑ کا ذکر طہارت پسِ طہارت ہے
علیؑ کی نسل میں جو ہے وہ مصطفائی ہے
علیؑ علیؑ کی عبادت میں کیا خدائی ہے

(۲۲)

کتاب حق کا حوالہ مرے علیؑ کی ولا
دلِ یقیں کا اجالا مرے علیؑ کی ولا
صفاتِ عرش سے بالا مرے علیؑ کی ولا
کل عظمتوں سے ہے اعلیٰ مرے علیؑ کی ولا
غدیرِ خم میں نبیؐ ورثہ دار مانتے ہیں
ملائکہ بھی علیؑ کا وقار جانتے ہیں

(۲۳)

یہ موت و زیست کے عنوان میں ثبات ہے کیا
اصولِ دیں کے کرشموں بھری حیات ہے کیا
سمجھ میں کچھ نہیں آتا یہ کائنات ہے کیا
اک انقلابِ مقدر ہے یہ نجات ہے کیا
کلامِ پاک جو پڑھتا ہوں کانپ جاتا ہوں
حسینؑ ہی کے کرم سے سکون پاتا ہوں

www.emarsiya.com

(۲۴)

یہاں کے لوگ عجوبوں میں بے پناہ ملے
تلاشِ صبر میں ہے فکر حق کی راہ ملے
علیؑ سے جو بھی پھرے سب کے سب تباہ ملے
صعوبتوں کے پس وپیش میں گناہ ملے
جو چل بسے غمِ دنیا کی حد سے پار ہوئے
یہاں کے ظلم زمانے پہ آشکار ہوئے

(۲۵)

یہ کربلا کی حقیقت ہے آخرت کی خبر
یہ حرؑ سے پوچھئے جس کو ملا شعورِ نظر
تھے بے مثال وہ عباسؑ و قاسمؑ و اکبرؑ
بچایا دینِ پیمبرؐ کو کربلا جا کر
نتیجہ دیکھ رہے تھے جو صبر وشکر کے ساتھ
حسینیت سے جڑے تھے وہ صبر وشکر کے ساتھ

(۲۶)

انہی سے پُر ہوئے دنیائے علم کے دفتر
انہی کے پیشِ نظر ہیں جہان کے منظر
یہی زمانے میں انسانیت کے ہیں رہبر
ہے فرش وعرش کی کُل وادیوں میں انکا اثر
یہی حسینؑ تو جنت کے شاہزادے ہیں
اِنہی کے در سے بہشتِ بریں کے جادے ہیں

www.emarsiya.com

(۲۷)

انہی کے واسطے اتری ہے آیئنۂ تطہیر
اِنہی کے گھر پہ نچھاور ہے خلد کی جاگیر
ہے جن و انس و ملائک میں عزت و توقیر
ہیں دونوں ایک ہی مرکز پہ شبرؑ و شبیرؑ
علیؑ کے لال یہی فاطمہؑ کے جانی ہیں
نبیؐ کے فضل سے یہ دینِ حق کے بانی ہیں

(۲۸)

کسے خبر ہے یہ دنیا ہے آخرت کا سفر
پلک جھپکنے کی بالکل نہیں کسی کو خبر
خدا کی راہ پہ چلتے رہو بہ حدِّ نظر
ہر ایک سمت ہیں سر پر یہاں کے برق و شرر
یہاں کا درسِ شہ کربلا سہارا ہے
جو لمحہ اِن سے جُدا ہے وہی ہمارا ہے

(۲۹)

یزیدیوں میں سلیقہ نہ بات کی ہے تمیز
یہاں کے ظلم کو ہے اہلِ شر کا حکم عزیز
یہاں نہیں کوئی اپنا نہ کوئی اپنی چیز
درِ نجف کے علاوہ نہیں کوئی دہلیز
زمانہ پھر گیا آخر حسینؑ جائیں کہاں
ستمگروں کے ستم سے سکون پائیں کہاں

www.emarsiya.com

(۳۰)

ملی علیؑ سے مکان و مکین کی ندرت
بچائیں اہلِ زباں قاف وشین کی ندرت
بہت عظیم ہے حق کے یقین کی ندرت
حسینؑ ہی سے ہے ایمان و دین کی ندرت
ہر ایک لفظ کو قرآن کے بچانا ہے
اب اہلِ علم کے پیشِ نظر زمانہ ہے

(۳۱)

کلام پاک سے گونجی خبر صلوٰۃ و زکوٰۃ
حسینؑ کے رہی پیش نظر صلوٰۃ و زکوٰۃ
یہ فرضِ عین ہے المختصر صلوٰۃ و زکوٰۃ
جدھر حسینؑ ہیں ہے اب اُدھر صلوٰۃ و زکوٰۃ
اسی زکوٰۃ کا مقصد نصابِ ایماں ہے
اسی صلوٰۃ سے روشن ضمیر انساں ہے

(۳۲)

یہ کربلا کا تصور ہی کیا عبادت ہے
اگر سمجھ میں نہ آئے تو پھر قیامت ہے
اذان کس لئے لازم ہے کیا اقامت ہے
یہ کربلائی سے پوچھو کہ کیا شریعت ہے
حسینؑ کو جو نہ سمجھے وہ بد نصیب رہے
خدا سے دور وہ شیطان سے قریب رہے

www.emarsiya.com

(۴۳)

حسینؑ ہی کی کرامت کا مدّعا سمجھو
حسینؑ ہی سے قرابت کا سلسلہ سمجھو
حسینؑ ہی سے نیابت کا مرحلہ سمجھو
حسینؑ ہی کو عبادت کا آئینہ سمجھو
حسینؑ ہی نے جہاں حر کی پاسداری کی
وہیں پہ حرؑ نے بھی قسمت سے ہوشیاری کی

(۴۴)

ہے عکسِ کرب و بلا نورِ طور آئینہ
ہے حسنِ مصر بھی شانِ غیور آئینہ
کہاں ہے نوحؑ کے طوفاں سے دور آئینہ
بنا ہے خوابِ خلیلی ضرور آئینہ
ملے ہیں کرب وبلا میں کل انبیاء کے نقوش
جفا کی رد میں چمکتے رہے وفا کے نقوش

(۴۵)

ملے نہ پانی تو کیا لطفِ خواب ہے پانی
ہو تشنگی تو یہی لاجواب ہے پانی
سنا ہے سب کیلئے فیضیاب ہے پانی
مگر حسینؑ کو کب دستیاب ہے پانی
یہی وہ پانی ہے جس کی یہ آہ و زاری ہے
جو اس سے پھر گیا اس پر زمین بھاری ہے

www.emarsiya.com

(۳۶)

بہت عظیم ہے کرب و بلا میں خودداری
سکونِ شکر بہتر کی ہے وفاداری
جو ڈھونڈھیے تو یہیں پر ملے گی دینداری
دلوں پہ چھا گئی شاہِ زمن کی سرداری
حسینؑ جیت گئے اور ظلم ہار گیا
یزیدیت کے تلاطم کو صبر مار گیا

(۳۷)

حسد کی آگ میں جھلسا ہوا ہے اطمینان
یزیدیوں کے ستم سے گھرا ہے اطمینان
بہ صد ملال شکارِ جفا ہے اطمینان
حسینیوں کا حصولِ وفا ہے اطمینان
نہ ہو حسینؑ کی عظمت تو کیا حیات ملے
زمانے بھر کو بھلا کس طرح نجات ملے

(۳۸)

تھا تخت و تاج کے احساس میں کہاں کا سکوں
نہ تھا زمیں کا سکوں اور نہ آسماں کا سکوں
فریب خوردہ تھا ظالم کے کارواں کا سکوں
نہ تھا یہاں کا سکوں اور نہ تھا وہاں کا سکوں
یزید شوم کو انجام سے عداوت تھی
حسد کی آگ میں اسلام سے بغاوت تھی

www.emarsiya.com

(۳۹)

یہ دور وہ تھا یزیدوں کی تھی خوشی قانون
کسی کی بات کے پیچھے نہ تھا کوئی قانون
حسینؑ ابن علیؑ سے تھی دشمنی قانون
بدلتا رہتا تھا شدت سے ہر گھڑی قانون
عجیب وقت تھا دہشت گری کا راج تھا وہ
یزیدیوں کے عمل کا یہی رواج تھا وہ

(۴۰)

صدائیں دیتے تھے کعبے کے سب درودیوار
نبیؐ کے لال رہو ظالموں سے اب ہشیار
یہ اب نہ ہوں گے کبھی خواب ظلم سے بیدار
کرے گی اِن کو جہنم کی آگ ہی فی النّار
ہوائیں کہتی تھیں ہر سو حسینؑ ہائے حسینؑ
یہاں پہ آکے بھی تم نے ستم اُٹھائے حسینؑ

(۴۱)

چھپا تھا حاجیوں کے بھیس میں ردا کا فریب
وہ پہنچا کعبہ تلک شام سے بلا کا فریب
تھا بات بات میں ہر سُو اک انتہا کا فریب
نہ کارساز ہوا اُس گھڑی جفا کا فریب
مسافروں پہ کرائے نورِ کبریا انصاف
بچا کے کعبہ کو کر اے مرے خدا انصاف

www.emarsiya.com

(۴۲)

حسینؑ کو تھا جو بیعت سے کفر کی انکار
مگر ادھر تھا لعینوں میں شدتِ اصرار
خدا پرست تھے اُس دم یزید سے بیزار
وہ چاہتے تھے ہو طوفان سے یہ بیڑا پار
حسینؑ نے اسی عالم میں حج بھی چھوڑ دیا
یہاں کے ظلم کا بڑھ کر گلا مروڑ دیا

(۴۳)

یزید والوں نے ابتک نہ کی بھلائی کوئی
کبھی بھی شہ نے کسی سے نہ کی لڑائی کوئی
نہ کی صفائی کوئی اور نہ دی دہائی کوئی
بھلا یہ کعبہ سے آساں نہ تھی جدائی کوئی
حسینؑ چل دیئے لاکھوں ستم اُٹھائے ہوئے
وہ کس پہ چھوڑتے بچوں کو ساتھ لائے ہوئے

(۴۴)

یہ کُل جہاں کے لئے فیضیاب ہے پانی
ملے نہ پانی تو کیا لطفِ خواب ہے پانی
یہ تشنگی کیلئے لاجواب ہے پانی
مگر حسینؑ کو کب دستیاب ہے پانی
یہی وہ پانی ہے جس کی یہ آہ وزاری ہے
عطش کے منکرو تم پر زمین بھاری ہے

www.emarsiya.com

(۴۵)

حسینیت سے ملا مدحتِ علیؑ کا خمار
کھُلا ملا ہے یہاں پر درِ نبیؐ کا خمار
ہے کائنات کی آنکھوں میں تشنگی کا خمار
بسا ہوا ہے رگ و پے میں شاعری کا خمار
عزائے شہؑ کے لئے بے قرار رہتا ہوں
میں کہہ کے مرثیہ خود اشکبار رہتا ہوں

(۴۶)

ہے فاطمہؑ کی پسندیدہ ذاکری کی بہار
ہے چہرے چہرے پہ اب مدحت علیؑ کا نکھار
غم حسینؑ سے ہر سو ہیں شبنمی رخسار
بہارِ ذکر عزائے حسینؑ میں دیندار
جگہ جہاں بھی یہ پاتے ہیں بیٹھ جاتے ہیں
حسینؑ کہہ کے یہ رو رو کے چین پاتے ہیں

(۴۷)

محرّمی ہے صدا فاطمہؑ کی پُرسہ دو
یہی ہے حقِ وفا فاطمہؑ کو پرسہ دو
علیؑ کا گھر نہ بچا فاطمہؑ کو پرسہ دو
حسینؑ قتل ہوا فاطمہؑ کو پرسہ دو
نبیؐ کا آٹھ پہر میں اُجڑ گیا گھر بار
پکاری ثانیِ زہراؑ بچھڑ گیا گھر بار

www.emarsiya.com

(۴۸)

صفِ عزائے شہ دیں جو ہے بچھی ناصرؔ
حصولِ غم ہے مصائب کی شاعری ناصرؔ
جو اصل مقصد حق ہے پڑھو وہی ناصرؔ
قبولیت کی سند ہے یہ ذاکری ناصرؔ

یہ جب سے ہم نے محرم کا چاند دیکھا ہے
ہمارے ساتھ ہمارا جوار روتا ہے

(۴۹)

رگوں سے خون کی طاقت گھٹائے دیتی ہے پیاس
غم والم کی یہ شدت بڑھائے دیتی ہے پیاس
جو ننھے بچوں کی خاطر رُلائے دیتی ہے پیاس
وہی امامؑ کو بے دم بنائے دیتی ہے پیاس

قدم قدم پہ یہاں آہِ سرد بھرتے ہیں
حسینؑ عالم غربت میں صبر کرتے ہیں

(۵۰)

ستمگروں کے ستم ہیں سب ایک ساتھ بہم
نہ کوئی آس ہے باقی نہ احتجاج میں دم
یزید والوں نے ڈھائے کچھ ایسے ظلم و ستم
حسینؑ یاس سے تکتے ہیں سوئے اہلِ حرم

صدائیں آتی ہیں خیموں سے مار ڈالے گی پیاس
کسی سے دیکھی نہیں جاتی ننھے بچوں کی پیاس

www.emarsiya.com

(۵۱)

یوں گفتگو میں تھے مصروف لال زینبؑ کے
یزیدِ شوم نے گھیرا ہے ہم کو فوجوں سے
بھلا اب ایسے میں ہم سب کی جان کیسے بچے
برس رہے ہیں وہ نیزے یہ تیر اور برچھے
نہیں ہے پانی کی اب تو کہیں پہ شنوائی
کوئی سبیل نکالو کہیں سے اے بھائی

(۵۲)

زبان خشک ہے بھائی بڑی تمازت ہے
نہ کوئی سنتا ہے اپنی نہ کچھ سماعت ہے
غموں سے پیاسی سکینہؑ کی غیر حالت ہے
اٹھو چلو مرے بھائی یہ وقتِ نصرت ہے
غم و الم سے پریشان حال ہیں ماموں
چلو مدد کرو جلدی نڈھال ہیں ماموں

(۵۳)

وہ پہنچے خیمہ میں کہتے ہوئے یہ 'اے اماں'
مُہیا کیجئے جلدی سے جنگ کا ساماں
نثار ہو چکے انصار اب ہے وقت کہاں
گھرے ہوئے ہیں لعینوں میں میرے ماموں جاں
کدھر ہیں ابّاؑ کی تلواریں لائیے جلدی
بس ہم کو رن کی اجازت دلائیے جلدی

www.emarsiya.com

(۵۴)

یہ بولیں زینبؑ مضطر اُجڑ گئی تقدیر
مٹا نہ دیں کہیں اعداء رسولؐ کی تصویر
لباس جنگ کے پہنو نہ اب کرو تاخیر
دکھادورن میں بس اب ماں کے دودھ کی تاثیر
خبر نہ تھی کہ زمانے بھی ایسے آئیں گے
کہ دونوں لال اب اک ساتھ مرنے جائیں گے

(۵۵)

کروں میں کیسے ادا شکر یہ اس ہمت کا
خیال رکھنا سنو باپ کی شجاعت کا
دکھا دو جا کے اثر بازوں کی طاقت کا
صلہ خدا تمہیں دے گا تمہاری نصرت کا
یہ بولیں بچوں سے آوٗ اِدھر میں پیار کروں
تمہیں علیؑ کے نواسوں میں، میں شُمار کروں

(۵۶)

تھا گرد عون و محمدؑ کے ایک حشر بپا
بلک بلک کے یہ کہتی تھیں ثانیٔ زہراؑ
ہمارے بچوں کو شاید قضا نے گھیر لیا
ہمارا بھائی نہ رہ جائے اب کہیں تنہا
جدائی وہ تھی کہ زینبؑ کی غیر حالت تھی
اب اپنے فرش سے اٹھنے کی بھی نہ طاقت تھی

www.emarsiya.com

(۵۷)

وہ اپنے بچوں کی الفت کو آزماتی تھیں
حسینؑ کے لیئے زینبؑ پچھاڑیں کھاتی تھیں
کبھی وہ قُرب میں عباسؑ کو بلاتی تھیں
وہ نام بھائی کے لے لے کے روتی جاتی تھیں
حسینؑ ہوتے ہیں تنہا اب آیئے بابا
یہاں کے ظلم و ستم سے بچایئے بابا

(۵۸)

چلے وہ دونوں سپاہی بڑی شجاعت سے
سدھارے عون و محمدؑ علیؑ کی صورت سے
سلام جھک کے کیئے سب کو شان و شوکت سے
حسینؑ نے اُنہیں دیکھا بڑی محبت سے
بُراق بن کے اُڑے راہوار میداں میں
جو ان لگتے تھے وہ شہسوار میداں میں

(۵۹)

رجز جو پڑھتے تھے لگتے تھے جعفرِ طیارؑ
علیؑ کی طرح گھماتے تھے برق سی تلوار
تھی بجلیوں کی طرح وہ شرر فشاں رفتار
ہر ایک وار میں گرتے تھے آگے پیچھے سوار
یہ دونوں پیاسے تھے بچے کدھر کدھر لڑتے
جو ملتا پانی تو پھر گھوم گھوم کر لڑتے

www.emarsiya.com

(۶۰)

یہ دونوں لال کئی روز کے تھے تشنہ دہن
ہوئے تھے زخموں کی شدت سے انکے سرخ بدن
کیے تھے ماموں کی جاں پر نثار گل تن من
خدا کا اسمِ مبارک تھا انکا روئے سخن
پکارتے تھے وہ ماں کو اب آیئے اماں
لبوں پہ جان ہے پانی پلایئے اماں

(۶۱)

یہ رو کے کہتی تھیں زینب کہ لٹ گیا گھر بار
تمہیں ہماری رضا سے تھا لاڈلوں اقرار
تمہارے مرنے سے بچوں یہ ماں ہوئی بیمار
دکھا دو آ کے مجھے شکل دونوں پھر اکبار
لگی ہے آگ کلیجہ میں قلب روتا ہے
خدا بچائے کوئی ایسے کس کو کھوتا ہے

(۶۲)

اُٹھائے لاشوں کو کہتے تھے شاہ وائے بہن
ہمارے ساتھ یہ صدمے یہاں اٹھائے بہن
وہ روتے جاتے تھے کہہ کہہ کے ہائے ہائے بہن
ان آفتوں سے اب آگے خدا بچائے بہن
ستمگروں کے اب ہاتھوں ہمیں بھی مرنا ہے
ہمارے بعد تمہیں آگے صبر کرنا ہے

www.emarsiya.com

(۶۳)

یہ کربلا کی فضاؤں میں ایسا نوحہ تھا
یہ دُور دُور خلاؤں میں ایسا نوحہ تھا
نہ جانے کس کی صداؤں میں ایسا نوحہ تھا
بہ صد ملال ہواؤں میں ایسا نوحہ تھا
یہ بین کرتی تھی مادر حسینؑ ہائے حسینؑ
ہوا نہ آب میسّر حسینؑ ہائے حسینؑ

(۶۴)

کبھی وہ کرب سے لاشوں کی سمت تکتی تھیں
کبھی وہ چپکے سے اک آہِ سرد بھرتی تھیں
کبھی وہ صدمۂ جانکاہ سے سسکتی تھیں
کبھی وہ بھائی کی جانب نگاہ کرتی تھیں
فلک شگاف وہ خیموں میں بین تھے ناصرؔ
بہن کے پاس وہیں پر حسینؑ تھے ناصرؔ

تمام شد

www.emarsiya.com